سوال

(151) دین میں سطحیت نہیں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے کہ جو کہتا ہے کہ داڑھی منڈانا یا تنگ لباس پہننا معمولی باتیں ہیں ۔ ان کا دین کے اصول سے کوئی تعلق نہیں ہے یا ایسی باتیں کرنے والوں سے وہ ہنسی مذاق کرتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ کلام خطرناک اور منکر عظیم ہے ۔ دین میں کوئی سطحیت نہیں ہے ۔ بلکہ دین تو عقل صلاح اور اصلاح پر مبنی ہے دین کے مسائل اصول وفروع میں تقسیم ہیں ۔ داڑھی اور کپڑوں کا مسئلہ دین کے فروعی مسائل میں سے ہے ۔ اصول میں سے نہیں ہے ۔ لیکن دین کی کسی بھی بات کو سطحیت سے تعبیر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ خدشہ ہے کہ جو شخص ازراہ نقص واستہزاء ایسی بات کہتا ہے وہ کہیں مرتد ہی نہ ہوجائے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَئِن سَأَلتَهُم لَيَقولُنَّ إِنَّما كُنّا نَخوضُ وَنَلعَبُ قُل أَبِاللَّهِ وَءايـٰتِهِ وَرَسولِهِ كُنتُم تَستَهزِءونَ ٦٥ لا تَعتَذِروا قَد كَفَرتُم بَعدَ إيمـٰنِكُم إِن نَعفُ عَن طائِفَةٍ مِنكُم نُعَذِّب طائِفَةً بِأَنَّهُم كانوا مُجرِمينَ ٦٦ ... سورة التوبة

''اے پیغمبر ! کہہ دیجئے کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے ۔ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو ۔''

رسول اللہ ﷺ نے چونکہ یہ حکم دیا ہے ۔ کہ داڑھی کو بڑھایا جائے ۔ اور مونچھوں کو کٹوایا جائے ۔ اور تمام امور میں آپ کی اطاعت اور آپ کے امر و نہی کا تعظیم واجب ہے ۔ امام ابو محمد بن حزم نے ذکر فرمایا ہے کہ اس بات پر علماء کا اجماع ہے ۔ کہ داڑھی کو بڑھانا اور مونچھوں کو کٹوانا فرض ہے ۔ اور بلاشک وشبہ سعادت نجات عزت کرامت اور اچھی عاقبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی میں ہے ۔ اور ہلاکت اور بُرا انجام اس بات میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی جائے ۔ کپڑے کو ٹخنوں سے اونچا رکھنا فرض ہے ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے :

ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار (صحيح بخاري ح: ٥٧٨٧)

''تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ (تہبند سے ڈھانپا ہوا حصہ) جہنم میں ہوگا ۔''

اس طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے :

ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم المسبل ازاره والمنان فيما اعطى... والمنفق سلعته بالحلف الكاذب (صحيح مسلم... وابوداؤد)

''قیامت کے دن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا۔ نہ انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ 1۔اپنے تہبند کو نیچے لٹکانے والا 2۔ دے کر احسان جتانے والا اور 3۔جھوٹی قسم کھا کر اپنا سودا بیچنے والا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بھی ہے:

لا ينظر الله الى من جر ثوبه خيلاء (صحيح البخاري ح: ٥٧١٣)

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا نہیں جو تکبر و فخر کی وجہ سے اپنا کپڑا (ٹخنے سے نیچے) لٹکائے۔''

اس لئے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے کپڑوں کو ٹخنوں سے اونچا رکھے۔ خواہ وہ قمیص ہو یا تہبند شلوار ہو یا پاجامہ اور ٹخنوں سے نیچا نہ لٹکائے۔ افضل یہ ہے کہ کپڑا نصف پنڈلی اور ٹخنے کے درمیان ہو۔ اگر کپڑے کو ازراہ فخر و تکبر لٹکایا تو گناہ بہت زیادہ ہوگا۔ اور اگر کپڑا محض غفلت اور سستی کی وجہ سے لٹک گیا تو یہ امر بھی منکر ہے۔ اس سے بھی آدمی گناہ گار ہوگا۔ لیکن متکبر کی نسبت اسے گناہ کم ہوگا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کپڑے کو (ٹخنے سے) نیچے لٹکانا وسیلہ تکبر ضرور ہے اگرچہ آدمی گمان یہی کرے کہ وہ تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہا۔ اور پھر حدیث میں وعید عام ہے۔ لہذا اس مسئلے میں تساہل سے ہرگز کام نہیں لینا چاہیے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا:

ان ازاري يستخري الا ان اتعاهده فقال له النبى صلى الله عليه وسلم انك لست ممن يفعله خيلاء (سنن ابی داؤد)

''کوشش کے باوجود میرا تہبند (ٹخنے سے) نیچے لٹک جاتا ہے۔ '' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ''آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو ازراہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔''

تو یہ اس شخص کے حق میں ہے جس کا حال صدیق اکبر جیسا یعنی جس کا کپڑا بغیر تکبر کے لٹک گیا ہو اور اسکے باوجود وہ کوشش کرتا ہو کہ وہ اپنے کپڑے کو اونچا رکھے۔ اور جو شخص قصد وارادہ سے اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچا رکھے تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح نہیں ہے۔ کپڑوں (شلوار۔ پنٹ۔ پاجامہ اور تہبند وغیرہ کو ٹخنوں) سے نیچے لٹکانے میں مذکورہ بالا وعید کے ساتھ ساتھ اسراف بھی ہے۔ اور کپڑوں کے نجاست سے آلودہ ہونے کا اندیشہ بھی نیز عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہے۔ لہذا مسلمان پر فرض ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو بچائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم